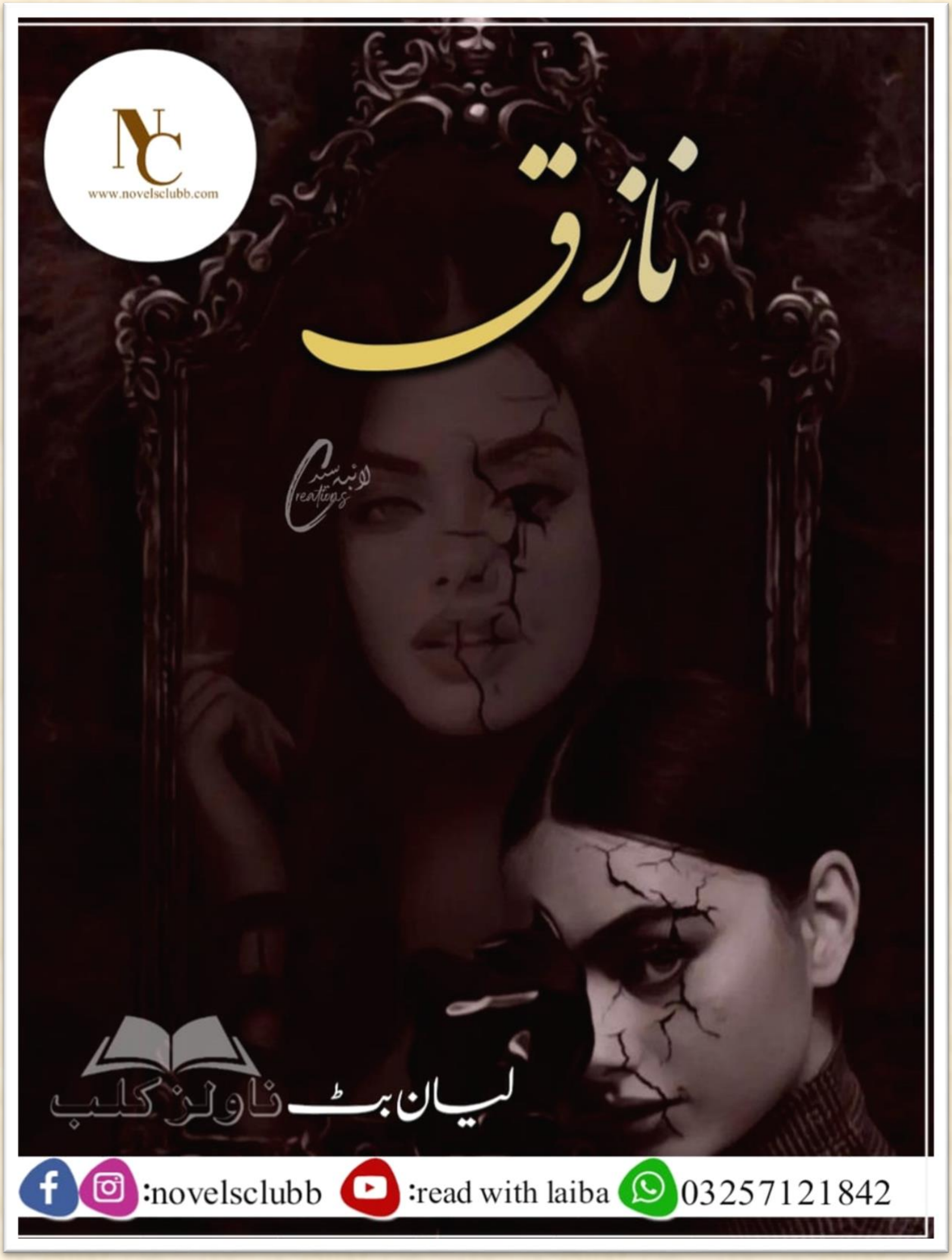
www.novelsclubb.com
نازق
لیان بٹ
ناولز کلب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

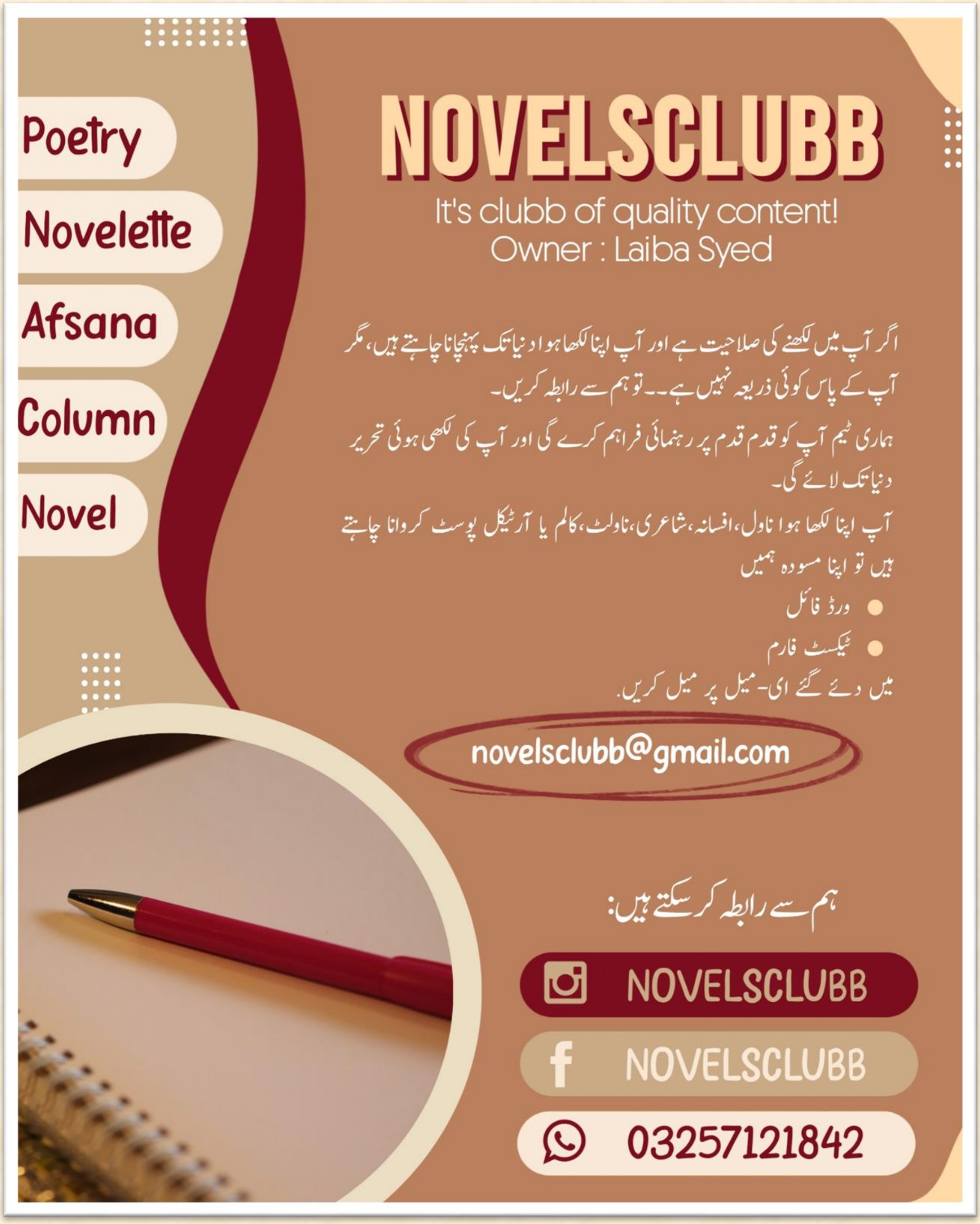
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

نازق

از قلم

لیان بٹ

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

نازق

قسط نمبر:5

کھوے رینگی

توسائیہ ابلیس میں جب ہوئی پل کر جوان

میں نے ایک تصویر تیرے سامنے لاکر رکھی تھی، دفتان انسان کی

تو نے حیراں ہو کر دیکھا اور کہا، یہ تو ایک ابلیس ہے پھڑ دو اس بد نما تصویر کو

سوچتا رہتا ہوں تب سے انقلاب دید کیسے لائو میں

نسل نو کو کیسے سمجھائو میں

کون سا ابلیس ہے اور کون سا انسان ہے

"میں اس شخص کو ڈھنڈ رہا ہوں"

نازق کا دل لمحہ کو رو کا،

کس شخص کو؟ وہ بامشکل یہی کہہ پائی۔

"وہی جس نے ہم سے ہمارا سب کچھ لیا ہے، زکی کے قاتل کو ڈھنڈ رہا ہوں"

نازق کے برعکس وہ مصبوط نظر آتے تھے۔ وہ چند سانیہ اپنی جگہ سے ہل نہ سکی۔ اسے کچھ سمج نہیں آرہا تھا۔ دکھ، غصہ، خوشی وہ کیا محصوص کرے اسے نہیں پتا تھا۔ وہ قدم اٹھاتی وہاں سے جانے لگی،

تم کچھ کہو گئی نہیں؟ مراد احمد کی آواز پر وہ ساکت ہوئی، رخ مور کر انھیں دیکھا،

"آپ نے میرے لیے کچھ کہنے کے لیے چھوڑا ہے"

Clubb of Quality Content

اس کے لحجہ میں طنز تھا۔

"اب آپ کیا کرتے ہیں مجھے فرق نہیں پڑتا آپ اس کے قاتل کو نہیں ڈھنڈ سکتے اب بہت وقت گزر چکا ہے"

"نازق یہاں آکر بیٹھو" مراد احمد کی آواز میں حکم تھا۔ نہیں!!

وہ چلائی تھی،

"اب نہیں مراد بابا اب نہیں اب میں آپ کو ایسا نہیں کرنے دے سکتی، آپ نے میری بات نہیں مانی تھی میں نے کہا تھا میں نے کہا تھا"

وہ اب رو رہی تھی ہچکیوں کے ساتھ،

"میں نے کہا تھا آپ سے وہ ایسے نہیں مر سکتا وہ صرف گر کر نہیں مر سکتا اسے کسی نے قتل کیا ہے وہ گرنے کے بعد بھی صحیح ہو رہا تھا مگر پھر" وہ زمین پر گر گئی تھی۔ مراد احمد اپنی جگہ سے بھاگے اور نازق کے قریب آ بیٹھے اسے سہارا دیتے ان کی آنکھوں میں نمی تھی۔

"نازق اٹھو" وہ رو رہی تھی ہچکیوں کے ساتھ۔

"بابا وہ قتل تھا اسے کسی نے قتل کیا تھا وہ ایسے نہیں مر سکتا میرا بھائی ایسے نہیں مر سکتا زکی ایسے نہیں مر سکتا" وہ ہچکیوں کے درمیان کہہ رہی تھی۔

"اٹھو نازق میں تمہیں روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا میں اس انسان کو قبر سے بھی نکل لوں گا"

نازق نے روتے ہوئے مراد احمد کو دیکھا،

"اپ آج اتنے سالوں کے بعد یہ کیسے کرے گئے"

"جب فاطمہ کا بھائی بولتا ہے تو سب سنتے بھی ہیں اور بولتے بھی ہیں بس مجھے کچھ وقت دو میں اس انسان کو انجام تک پہنچاؤں گا"

نازق کچھ لمحے مراد احمد کو دیکھتی رہی پھر گلی سانس اندر کھینچی اور کہا،

"آپ کیا کر رہے ہیں مجھے جاننا ہے مراد ابا آپ جو بھی کر رہے ہیں میں اپ کے ساتھ رہو گئی"

مراد احمد نے نفی میں سر ہلایا،

"میں اپنی غلطی کا ازالا کرنا چاہتا ہوں اور یہ میری غلطی کا ازالا ہے میں تمہیں بہت دکھ دے چکا ہوں اب نہیں اب میں ہر چیز کا ازالا کروگا۔یہ کھیل صرف میں کھیلوں گا"

تقریبن آدھے گھنٹے کے بعد وہ مراد احمد کی سٹڈی سے نکلی، چہرے پر سنجیدگی تھی مگر چہرا شیفاف تھا اسے دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ روئی ہے۔

****

ایک پورتیش رسٹورینٹ کی نچلی منزل پر لگے ایک میز کے گرد زیان اور فتحان بیٹھے تھے آج دونوں کی ہی چھوٹی تھی اور فتحان کو لاہور دیکھنا تھا۔

"کیسا لگا پھر تمہیں لاہور" زیان مسکرا کر کہتا اچھا لگ رہا تھا۔

ڈریس پینٹ پر سیاہ پولو شرٹ پہنے وہ مسکرتا اچھا لگ رہا تھا۔ آس پاس موجود لڑکیاں اسے چہرا مور کر دیکھ رہی تھیں۔ خود پر کسی کی نظریں محصوص کرتا وہ بیزار ہوا تھا۔

"اچھا ہے" فتحان اس کی نظروں کے تاقب میں مڑا،

"اچھا ہے" وہ طنز سے بولا،

"آج کل کی لڑکیوں کو کیا ہو گیا ہے ان میں نہ سلف رسپکٹ ہے نہ ڈگنیٹی" زیان کے لجہ میں افسوس تھا۔ وہ عام مردوں کی طرح ایسی باتوں پر خوش ہونے والوں میں سے نہیں تھا۔ فتحان نے ایک نظر زیان کو دیکھا جس کے چہرے پر نا گوری تھی پھر ان لڑکیوں کی طرف دیکھا اور کہا،

"جرمنی ہو یا پاکستان حیاء کہیں نہیں باقی" فتحان نے گویا افسوس کیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ایسا نہیں ہے جن میں حیاء ہوتی ہے انھیں جگہ سے فرق نہیں پڑتا حیاء انسان کے اندار ہوتی ہے یہ ہماری روح کا حصہ ہر جسم کا نہیں کیوکہ جسم ارد گرد کے ماحول سے بدلتا ہے روح پر ماحول کا اثر نہیں ہوتا حیاء کا تعلق پیسے سے بھی نہیں ہوتا حیاء صرف امیر میں نہیں ہوتی یا صرف غریب میں نہیں ہوتی حیاء جانتے ہو کہاں ہوتی ہے" وہ لمحہ کو رو کا فتحان کو دیکھا جو دم سادے اسے سن رہا تھا،

"حیاء آنکھوں میں ہوتی ہے" اس نے بات ختم کی تو زیان سے پوچھا،

"یہ سب صفات کس حیاء والی لڑکی کی ہیں" وہ شرارت سے پوچھ رہا تھا۔

"لڑکی نہیں عورت وہ عورت ہے"

"کس آنٹی پر دل ہارا ہے" وہ مسکورایا،

"وہ عمر میں اتنی بڑی نہیں ہے اور عورت ہونے کا تعلق عمر سے نہیں ہوتا لڑکیاں نادان ہوتی ہیں جب کہ عورت زہین ہوتی ہے"

"بھائی تم کس کی بات کر رہے ہو" فتحان نے بے صبری سے پوچھا زیان نے برا منہ بنایا وہ کتنی اچھی بات کر رہا تھا اور وہ،

"اپنی بات کر رہا ہوں" وہ طنز سے بولا۔ فتحان کا چھت پھار کہکا گونجا، عتراف کے لوگوں نے مڑ مڑ کر اس طرف دیکھا، زیان سر جھکا گیا۔

آج کے بعد وہ اس جانور کے ساتھ نہیں آئے گا وہ سوچ چوکا تھا۔ وہ اٹھا اور وہاں سے جانے لگا،

"کہاں جا رہے ہو" فتحان نے پوچھا،

جہنم میں !! ساتھ انا ہے، زیان نے طنز سے جواب دیا۔

" بلکل کیو نہیں" کہہ کر وہ اٹھا اور زیان کے ساتھ چل پڑا وہ اس طرح صرف زیان سے بات کرتا تھا۔ اتنے خلوص سے وہ اور کسی سے بات نہیں کرتا تھا۔

"ویسے ہم کہاں جا رہے ہیں" فتحان نے گاڑی تک جاتے سوال کیا۔

"میں اوفس جا رہا ہوں تمہیں احمد اراز چھوڑ دوں گا" زیان نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا اور گاڑی میں بیٹھ گیا۔ فتحان نے لمحہ بھر کو سوچا،

"میں بھی اوفیس جائو گا" کہہ کر وہ بھی گاڑی میں بیٹھ گیا۔ زیان کو حیرت ہوئی،

"تم وہاں کیا کرو گئے"

"وہی جو تم کرو گئے"

"مجھے بابا نے بولایا ہے کسی ضروری کام کے لیے میں تو کام کرو گا"

"زیان میں کچھ بھی کرلوں گا آخر کو وہ میرا ابھی اوفس ہے" وہ زیان کی تفتیش سے تھک چکا تھا۔زیان استزایا مسکورہا،

"تمہیں کیا اوفیس جانے کا بہت شوق ہے" اس کے لہجہ میں طنز تھا۔فتحان نے چونک کر اسے دیکھا،

کیا مطلب؟

"تمہیں سارے مطلب سمجھ آجائے گئے جب تم وہاں جائو گئے ابھی تم نئے ہو جان جائو گئے کہ یہ اوفیس نہیں ہے شترنج کی بسات ہے جہاں سب موحرے ہیں" وہ گاڑی چلاتا خشک لہجہ میں کہہ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

فتحان اس سے بہت کچھ پوچھنا چاہتا تھا مگر پوچھ نہ سکا کچھ عجیب محسوس ہوا تھا اسے زیان کے لہجہ میں نفرت، حکارت، نہ پسندیدگی کیا تھا اس کے لہجہ میں وہ سمجھ نہ سکا۔

قریب بیس منٹ کے بعد گاڑی احمد انڈسٹرز کے مین اوفیس کے پارکانگ لوٹ میں تھی۔

زیان اور فتحان ہمراہ اندر داخل ہوئے زیان سیدھا داود احمد کے اوفیس گیا تھا، البتہ فتحان پنٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے آدھر آدھر کا جائزہ لے رہا تھا۔ راہداری کے ایک طرف ازکان کا اوفیس تھا جب کہ دوسری طرف نازق کا، مخلاف آمنے سامنے رہنا پسند کرتے ہیں اس نے سوچا اور پھر نازق کے اوفیس کی طرف بڑھ گیا۔ نازق کے اوفیس میں داخل ہوتا فتحان ایک لمحہ کو روکا، کھڑکی سے آتی دھوپ نازق کی آنکھوں پر پڑ رہی تھی، اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں کسی کانچ کی طرحا۔ دوپٹے کے ہالے میں اس کے میکپ سے پاک چہرے پر پانی کی بوندیں موتی کا تاثر دے رہی تھیں، شائد وہ وضو کر کے آئی تھی۔ اس کی چادر کافی لمبی تھی، اتنی کہ اس کے گٹنوں تک آ رہی تھی وہ شٹ کی کہنیوں تک فولڈ استینوں کو سیدھا کر رہی تھی، پھر جائے نماز ٹیبل سے اٹھاتی زمین پر بیچھانے لگی وہ شائد اس کی موجودگی سے نہ واقف تھی ورنہ مڑ کر اسے ضرور دیکھ لیتی۔ وہ اب نماز شروع کر چکی تھی فتحان دم سادھے

Clubb of Quality Content

اسے دیکھتا رہا نازق کتنی ہی دیر قیام میں کھڑی رہی، وہ اب رکوع میں جا رہی تھی رکوع سے کھڑی ہوئی اور سجدے میں گئی۔اس کی نماز سکون والی تھی کوئی اسے دیکھتا تو اسے سکون کیو نہ ملتا پر کیا نازق نماز پڑھتی تھی؟

وہ اب سلام پھیر رہی تھی وہ کچھ پڑھ رہی تھی۔ وہ اب انگلیوں کے پوروپر انگلی پھیرتی تسبیح کر رہی تھی۔ فتحان بس اسے دیکھ رہا تھا اس نے بہت دفعہ عورتوں کو نماز پڑھتے دیکھ تھا مگر کسی کی نماز میں وہ سکون نہیں تھا۔نازق کی نماز بہت آہستہ تھی اور نرم بھی بلکل اس کے نام کی طرحا، وہ اب جائے نماز آٹھا رہی تھی جائے نماز ٹیبل پر رکھتی وہ فتحان کی طرف آئی فتحان اپنی جگہ کھڑا رہا وہ ہل نہیں پا رہا تھا، وہ ساکت تھا کیا کرنا تھا پتا نہیں، کیا کہنا تھا یاد نہیں،

تم یہاں کیو آئے ہو فتحان؟ نازق نے سادھ لجہ میں سوال کیا مگر وہ ساکت رہا نازق نے سوالیہ ابرو آٹھائی فتحان نے نفی میں سر ہلایا اس کے ساتھ ایسا پہلی بار ہوا تھا۔

"فتحان نماز کے وقت یہاں نہ آیا کرو"

کیا میں نے تمہیں ڈسٹرب کیا ہے کیا؟ نازق نے نفی میں سر ہلایا،

"نہیں بس جو وقت اللہ کے لیے ہے مجھے اس میں کسی کی مداخلت پسند نہیں ہے آگر سارے دن میں سے کچھ وقت اللہ کا ہے تو اس میں صرف میں اور اللہ ہی ہو میں تمہیں دیکھ چکی تھی مگر میں وضو کر چکی تھی اور وضو صرف اللہ سے بات کرنے کے لیے کیا جاتا ہے اس میں لوگوں سے بات نہیں کرنی چاہیے"

اور فتحان کو سمجھ آگئی تھی کہ زیان کس حیاء والی لڑکی کی بات کر رہا تھا۔وہ ٹیبل کی طاف مڑی اسے اپنا کام کرنا تھا فتحان کے لیے وہاں کھڑے رہنا بہت مشکل تھا۔وہ گلاس دور پار کرتا نازق کے اوفس سے باہر چلا گیا نازق نے بس ایک نظر اٹھا کر فتحان کو جاتے دیکھا چہرے کے گرد شادر کی گرفت ڈہلی ہوئی۔

Clubb of Quality Content

ابھی فتحان نازق کے اوفیس سے باہر آیا تھا جب اسے سنہرے بالوں اور ہری آنکھوں والی لڑکی نازق کے اوفیس کی طرف جاتی دیکھی دی،

مس!!

فتحان نے عقب سے گزرتی نور کو کہا،

آپ کہاں جا رہی ہیں؟

نور نے حیرت سے فتحان کو دیکھا،

اور یہ بات میں آپ کو کیو پتانے لگی؟ نور نے طنز کیا تھا۔ فتحان نے شانے اچکائے،

"نازق بزی ہے" وہ اسے روکنا چاہتا تھا۔ وہ دونوں ہاتھ سینے کے گرد باندھے رخ فتحان کی طرف مور چکی تھی، "مسٹر آپ کے ساتھ جو بھی مسلہ ہے وہ آپ کا مسئلہ ہے اس سے صرف اپنے تک رکھیے" کہہ کر رخ مورے نازق کے اوفیس چلی گئی۔ فتحان نے دیکھا تھا کہ نازق ابھی بھی کچھ پڑھ رہی تھی وہ نہیں چاہتا تھا کہ نازق کی عبادت میں دوبارہ کوئی خلل ڈالے مگر نور وہ نازق کے اوفیس چلی گئی تھی۔

وہ بزی ہیں ہنہ خود ہی تو بولا یا ہے نور بوربورائی تھی۔

وہ نازق کے اوفیس کے دروازے پر دستک دیتی اندر آگئی تھی۔ میز کے سامنے لگی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھے ہوئے وہ سوچ رہی تھی کہ نازق بات کہاں سے شروع کیسے کرے گئی، ایک وقت تھا نور نازق کو ایڈیلایز کرتی تھی پر اب۔ مگر وہ ابھی بھی بڑے ٹرمز پر نہیں تھیں۔

"نور یہ ڈوکومنٹز ہیں ہر چیز ہے ان میں تم اس کو پڑھ لو آج اسمہ احمد کی پریس کونفرنس ہے اس کے بعد ایک میٹنگ ہے جس میں تم ہماری کمپنی کی ہیڈ لوائر کے طور پر شامل ہو گئی وقت

بہت کم ہے اور کام بہت زیادہ جلدی دیکھ لو پھر پر سکو نفرنس دیکھنے کہ لیے کو نفرنس روم میں آجانا" وہ کہہ کر چلی گئی نور کچھ وقت سوچتی رہی کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے مگر پھر اسے یاد آگیا تھا کہ وہ ہے کون وہ کہاں سے آئی ہے اس نے کہاں سے شروع کیا تھا نور فائل کھولے ہر چیز پر نظر ڈال رہی تھی جو کھیل شروع ہونے والا تھا وہ بہت دلچسپ تھا۔

تقریبن ایک گھنٹے کے بعد کو نفرنس روم میں وہ سب موجود تھے آز کی، زیان، از کان، مراد احمد، اور فتحان ایک لمبی میز کے گرد لگی کرسیوں پر براجمان تھے البتہ قاسم احمد وہاں موجود نہ تھے۔ نازق سربارہی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی کرسی کی پوشت سے ٹیک لگائے اس کی نظریں سامنے سکرین پر جمی تھیں، مالک کہاں تھا کسی کو نہیں پتا تھا نور کو نفرنس روم میں داخل ہوئی وہ پورا اعتماد تھی۔

میں نے یہ فائلز پڑھ لی ہیں نازق نے سر اثبات میں ہلایا، اور ہاتھ کے اشارے سے بیٹھنے کا کہا ۔ میز پر بیٹھا ہر شخص نور کی وہاں موجودگی سے نہ واقف تھا۔ نور سب کی نظروں میں سوال پڑھ چکی تھی مگر نور خان ایڈنبرگ سے لاہور کا سفر تے کر کہ آئی تھی سالوں محنت کہ بعد اسے یہ مکام ملا تھا وجہ اس کا اعتماد تھا وہ کرسی پر بیٹھی اپنا تعروف دینے لگی،

میں نور خان ہوں ویسے تو مجھے کسی تعروف کی ضرورت نہیں ہے میں لاہور کے تین بہترین وکیلوں میں شمار کی جاتی ہوں اور آج سے احمد انڈسٹرز کی ہیڈ لائیر ہوں سو اب جب کہ تعروف ہو چکا ہے ہم پریس کونفرنس دیکھ سکتے ہیں۔اس کے کہنے پر میز کے گرد بیٹھے افراد مسکورائے تھے دیوار پر لگی سکرین روشن ہوئی اسمہ احمد گہرے جمنی رنگ کی مکسی پہنے ہوئی تھیں، آنکھوں پر چشمہ لگائے وہ تیار نظر آتی تھیں۔ان کے ساتھ کرسی پر جمیل بھی بیٹھا ہوا تھا، جس کی آنکھوں تلے گہرے سیاہ گڑھے تھے۔نازق سکرین کے اس طرف سے بھی جان چکی تھی کہ جمیل کی حالت ٹھیک نہیں ہے، کیا اسمہ احمد کو نظر نہیں آتا میز کے گرد لگے مائکس میں رپورٹرز سوال کر رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میرے والد نے مجھے پروپرٹی میں کم شیار دیا جو شرائی طور پر بھی کم تھا میں ایک طلاقیافتا عورت ہوں۔میں یہ سب کیسے مینج کرتی بچے، گھر، اور ایک دوبتا ہوا کاروبار میں کیسے کرتی کیا یہ سب اتنا اسان تھا مراد احمد نے نازق کو دیکھا جس کی مکمل سمات سکرین کی طرف تھیں، اس ایک لمحہ مراد احمد کو اپنے ہیرے کی پہچان ہوئی تھی۔

میں نے اپنے گھر کو چنا سکرین سے آتی اسمہ احمد کی آواز نے انھیں متوجہ کیا، میں نے اپنے بیٹوں کو وقت دیا میں وہ ماں نہیں بن سکتی جو اپنی اولاد کو ملازمین کے بروسہ چھوڑ دے۔ زیان استازیہ مسکورایا تو میز کے گرد موجود لوگوں نے رخ مور کر اس طرف دیکھا نازق کے علاوہ جانے وہ کیا دیکھ رہی تھی۔ یہ سب باتیں وہی تھیں جو وہ ہر وقت کیا کرتی تھیں یہ پر سکو نفرنس آدھے گھنٹے چلی تھی جس میں اسمہ احمد نے اپنی زندگی کی مشکالات اور دکھوں کا ذکر کیا تھا اور یہ کہ جو پروپرٹی شرئی طور پر ان کی بنتی تھی وہ اسے کوٹ کے زریعہ حاصل کرے گئ۔

مجھے لگتا ہے کہ ایک پر سکو نفرنس ہمیں بھی کرنی چاہیے ازکان کے کہنے پر سب نے چہرا مور کر ازکان کو دیکھا، کچھ وقت خاموشی در آئی پھر نازق نے سر نفی میں ہلا یا۔

نہیں ازکان ہم کوئی پر سکو نفرنس نہیں کرے گئے وہ کرسی پر آ گئے ہو کر بیٹھی فتحان کی نظرین نازق کی آنکھوں پر تھیں اس کی آنکھیں کانچ کا تاثر دیتی تھیں بورے رنگ کا کانچ۔

آپ سب کو یہ بات سمجھ ہو گئی کہ یہ Defaming stunt تھا اس کا جواب ہمیں

صرف ایک ٹوایٹ سے دینا ہے یعنی سمندر میں ایک پتھر اکو پیکھنا ہے از کی اس سب میں پہلی بار بولی تھی۔

نازق نے سر اثبات میں ہلایا، میں دو گھنٹے کے بعد ایک ٹوایٹ لکھو گئی اور اس کے بعد ہم کوٹ میں ملے گئے۔

"ہمارے اور اسمہ احمد کے وکیل"

فتحان کے بولنے پر نازق نے سر اثبات میں ہلایا۔

کیا کوئی کچھ اور کہنا چاہتا ہے؟

نازق کیا کوئی بیچ کا راستا نکل سکتا ہے؟

از کی ایسا ہو سکتا ہے اگر اسمہ احمد کرنا چاہے، لیکن آج ان کی پر سکو نفرنس دیکھ کر تمہیں لگتا ہے کہ وہ ایسا کرے گیں نور ہاتھ باہم پسائے کہہ رہی تھی۔ سنہری بال پونی میں موقیت تھے وہ اپنے مخصوص وکیلوں والے انداز میں بات کر رہی تھی۔

ازکی کو وہ اچھی لگی تھی مگر اس کی بات ازکی کی امید ختم کر گئی تھی۔نازق کرسی کو دھکیلتی اٹھی اور قدم قدم چلتی وہاں سے چلی گئی نورا اپنی فائل اٹھاتی وہاں سے اپنے گھر کے لیے نکلی۔ ازکان کو نور کچھ خاص پسند نہیں آئی تھی اسے نور نازق سے زیادہ مختلف نہ لگی تھی۔اب سب کو نازق کی ٹوایٹ کا انتاظار تھا۔

دو گھنٹے کے بعد نازق کی ایک ٹوایٹ مراد احمد کے فون پر موصول ہوئی تھی انھوں نے ٹوایٹ کھولی ایک سطر کر تحریر

“You are nothing more than a professional victim”

"آپ ایک پیشہ ورانہ شکار سے زیادہ کچھ نہیں ہیں"

اس کی ایک سطر کی ٹوایٹ اسمہ احمد کہ گھنٹوں کی پر سکو نفرنس پر ہاوی تھی وہ جانتے تھے۔

****

ازکی قدم اٹھاتی اپنی گاڑی کی جانب بڑھ رہی تھی اس کا دل اداس تھا مگر چہرے سے ایسا محسوس نہیں ہوتا تھا۔ اگر اس سب میں کسی کا سب سے زیادہ نقصان ہوتا تو وہ ازکی تھی۔

زیان بھی واپس جانے لگا تھا جب اسے ازکی دیکھی دی اگرچہ وہ مضبوط نظر آ رہی تھی مگر زیان دل کے ہاتھوں مجبور انسانوں کو پہچانتا تھا وہ خود بھی ان میں سے ایک تھا۔ وہ قدم اٹھاتا ازکی کے ساتھ چلنے لگا کچھ وقت تو ازکی زیان کی موجودگی محسوس ہی نہ کر سکی مگر پھر چونکی،

تم کب آئے؟

اسے حیرت ہوئی تھی زیان کب سے اس کے ساتھ چل رہا تھا وہ جان ہی نہ سکی۔

میں تب آیا تھا جب تم یہ سوچ رہی تھی کہ اب تم کیا کرو گئی، تمہاری شادی زیاد سے کیسے ہو گئی؟ ازکی کی آنکھیں پھیلی گردن مور کر آدھر آدھر دیکھا، سد شکر کہ کوئی نہیں تھا۔

زیان کیا تمہارے پس دماغ نہیں ہے؟

زیان کے ابرو تن گئے، جتنا دماغ میرے پاس ہے پورے خاندان کا ملا کر بھی اتنا نہیں ہے۔

ازکی کا اس وقت زیان سے بات کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا وہ رخ موڑے اپنی گاڑی کی جانب بڑی،

ازکی مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے بات حقیقتاً ضروری ہے۔ تو کیا تم ازکی مراد احمد زیان احمد کے ساتھ ڈینر پر چلو گئی؟

وہ یہ بات ایک مسکراہٹ کہ ساتھ کر رہا تھا، اگرچہ وہ اس وقت صرف گھر جانا چاہتی تھی مگر پھر بھی وہ بغیر کچھ کہہ آگے برھ گئی۔ زیان مسکورایا وہ بھی اسی مرض میں مبتعلا تھا جس مرض میں ازکی مبتعلا تھی، وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد وہ دونوں ایک رسٹورنٹ میں تھے، دونوں خاموش تھے کہنے کو کچھ تھا ہی نہیں۔ زیان پہلو بدلتا تھک چوکا تھا وہ اب اپنے اندر وہ سب برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

ازکی تم نازق سے بات تو کرو تم اس سے بات نہیں کرو گئی تو تمہاری شادی زیاد سے کیسے ہو گئی؟

زیان نے میز پر ہاتھ رکھا اور کرسی پر ذرا آگے ہو کر بیٹھا اس کے انداز میں پریشانی تھی وہ مخلص انسان تھا۔ مخلص تو وہ بھی تھی اسے بھی زیان کی فکر تھی۔

"اور اگر یہی بات میں تم سے کرو تو" ازکی نے تحمل سے کہا، کچھ لمحہ زیان ازکی کی بات سمجھ ہی نہ سکا پھر سمجھ آنے کے بعد وہ خاموش ہو گیا۔

جو مشورہ تم نے مجھے دیا ہے میں بھی تمہیں یہی دیتی ہوں، تم نازق سے بات کرو، آخر اس میں ایسی کون سی مشکل ہے جو تم یہ نہیں کر پا رہے۔

تمہارا اور میرا مسلہ بہت الگ ہے ازکی۔

محبت کے مسلوں میں صرف ایک مسلہ ہوتا ہے، وہ شخص جس سے محبت کی جائے ازکی کہہ کر خاموش ہوئی۔ اسے امید تھی کہ زیان مان جائے گا۔ زیان شاید کچھ سوچ رہا تھا وہ خاموش تھا،

ایک منٹ تمہاری تھیوری کہ تحت مسلہ میرے ساتھ ہے، مگر تمہارے ساتھ نہیں جبکہ اصل مسلہ تمہارے ساتھ ہے۔ ازکی کو خود پر ترس آیا وہ کس کو سمجھا رہی تھی،

زیان !

نہیں ازکی تم اب میری بات سنو میں نازق سے بات کروگا لیکن اس سے پہلے تمہیں نازق سے بات کرنی ہوگی اپنے اور زیاد کے لیے منظور ہے؟

کہہ کر سوالیہ نظروں سے ازکی کو دیکھنے لگا، ازکی نے اثبات میں سر ہلایا۔

****

ہسپتال میں داخل ہو کر وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھے، آنکھوں پر چشمہ لگائے وہ پر سکون نظر آنے کی کوشش کر رہے تھے بظاہر وہ پر سکون تھے مگر ان کا دل کانپ رہا تھا آنکھوں کے سامنے زکی کا چہرہ بار بار نظر آرہا تھا۔ وہ انکی پہلی اولاد تھا، سیڑھیوں کے آخری ذینے پر شروع ہوتی رہاداری بہت لمبی تھی وہ مضبوط قدم اٹھتے آگے بڑھ رہے تھے۔ انہیں ہر چیز یاد آرہی تھی زکی کا ہنسنا، اس کا بولنا، اس کی شرارتیں، اس کا ہسپتال میں گزرا ہوا وقت، اس کا مثبت تبدیلی لانا، بالآخر اس کا زندگی کی بازی ہارنا، مراد احمد نے ایک گہری سانس لی رہاداری کے آخر پر وہ ایک کمرے کے باہر کھڑے تھے، دروازے کے ساتھ لگی شیشے کی نیمبلڈ پر نیلے رنگ سے لکھا تھا

"ڈاکٹر شمس"

مراد احمد دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوئے سامنے ایک میز تھی جس کے اعتراف میں کرسیاں تھیں۔ میز کی ایک طرف بیٹھا ڈاکٹر بظاہر اتنا عمر رسیدہ نہیں لگتا تھا، بس بال کانوں کے قریب سے سفید تھے جوان پر اچھے لگتے تھے۔ مراد احمد کو دیکھ کر ان کے چہرے پر مسکوراہٹ در آئی۔

مراد احمد بلکہ احمد انڈسٹر ز کے ایکٹنگ ہیڈ مراد احمد میرے غریب خانہ میں کیسے آنا ہوا؟

تم کیا جانتے ہو مجھے فورن بتائو،

بتاتا ہوں پہلے آپ بیٹھیے تو صحیح،

میں یہاں بیٹھنے نہیں آیا۔ مراد احمد کا لہجہ کراخت ہوا ڈاکٹر شمس نے ہاتھ آٹھ لیے ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، مگر ہر سچ کی ایک قیمت ہوتی ہے، کیا آپ وہ قیمت ادا کرنے کے لیے تیار ہیں؟

تمہیں کتنے پیسے چاہیے؟ مراد احمد نے سنجیدہ لہجہ میں پوچھا۔

"دس کروڑ"

نا ولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ بہت زیادہ ہیں، مراد احمد نے حیراں ہو کر کہا۔

مراد احمد ہر سچ کی ایک قیمت ہوتی ہے اور ہاں مجھے یہ رقم ڈولراز میں چاہیے۔

مراد احمد خاموش ہو گئے ٹھیک ہے مگر مجھے کچھ وقت دو تب تک مجھے کوئی سراغ ہی دے دو۔

ڈاکٹر شمس مسکورائے مراد احمد تمہیں میں پاگل لگتا ہوں مجھے آج بھی تمہاری وہ بیٹی یاد ہے کیا نام تھا اس کا نازق، اس سے قبل وہ کچھ کہتا مراد احمد نے اس کا گربان پکڑا،

"میری بیٹی کا نام اپنی گندی زبان سے مت لینا ورنہ یہ تمہارا آخری دن ہو گا" ساتھ ہی ایک جھٹکے سے اسے چوراوہ لرکرڑاتا پیچھے کو ہوا، پھر ہنسنے لگا۔

مجھے یاد ہے تم سب کہتے تھے وہ نہیں بچے گا وہ کہتی تھی کہ زکی اتنا کمزور نہیں ہے شروع میں میں بھی اسے بچی سمجھتا رہا مگر تمہارے بیٹھے کو زندگی کی طرف لانے والی وہی تھی، وہ ٹھیک ہو رہا تھا اور بہت جلدی ہو رہا تھا۔ مجھے یاد ہے وہ آیا کرتی تھی اس کے لیے پینٹانگ کا سامان لایا کرتی تھی، اسے گھنٹوں باتیں کرتی تھی از کی کی مثبت تبدیلی کی وجہ تمہاری دو سالہ بیٹی تھی۔ تم لوگ اسے سمجھ ہی نہ سکے اگر سمجھ جاتے تو آج تمہارا بیٹا تمہارے ساتھ ہوتا کیا

تمھیں یاد ہے وہ کیا کہتی تھی ڈاکٹر شمس نے مراد احمد کو مسکورا کر دیکھا، مراد احمد ایک جھٹکے سے کمرے سے باہر آئے، وہ یہ بات کیسے بھول سکتے تھے، کوئی بھولنے ہی نہیں دیتا تھا۔

"وہ ایسے نہیں مر سکتا مراد بابا، وہ دو منزلوں سے گر کر نہیں مر سکتا" اندر شمس کے فون کی گھنٹی بجی، میز پر پڑے فون پر ایک نظر ڈالی اس کے چہرے کی مسکوراہٹ گہری ہوئی،

"آج کل احمد ز کا فون زیادہ آنے لگا ہے"

****

لمبی رہداری جس کے ایک سرے پر وہ تھے اور دوسرے سرے پر ان کی منزل وہ کمرا جس کے باہر ایک نام لکھا تھا۔ جو باب وہ سالوں پہلے بند کر چکے تھے وہ آج دوبارہ کھول رہا تھا۔ وہ قدم اٹھاتے رہداری میں آگے بڑے ہر اُٹھتے قدم کے ساتھ یادوں کا ایک سیلاب ان کی نظروں کے سامنے آرہا تھا۔ وہ دروازے کے باہر کھڑے کچھ وقت اس نام کو دیکھتے رہے جو نیمبلڈ پر لکھا تھا۔

"حسن وسیم"

وہ دروازہ کھٹکاٹانے کے عادی نہ تھے سو وہ خود ہی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے۔ کمرے میں داخل ہو کر انھوں نے کمرے کا جائزا لیا ہر چیز بے حد ترتیب سے پڑی تھی۔ بہت سی قیمتی اشیاء بھی تھیں، میز کے گرد کرسیاں ویسے ہی تھیں جیسے اکثر دفتروں میں ہوتی ہیں مگر اس سب کہ باوجود بھی کرسی پر بیٹھا شخص کے اطمینان میں کوئی فرق نہیں پڑا،

میرے اتنے سالوں میں بہت کلائنٹ رہے ہیں، مگر میں سب کو ان کے قدموں کی آہٹ سے پہچانتا ہوں، اور تمہیں تو میں کبھی نہیں بھول سکتا جانتے ہو کیو؟

وہ لمحہ کو رکے، تمہاری اس دروازہ دھکیلنے کی عادت سے قاسم احمد۔ قاسم احمد نے اس بات کا کوئی تاثر نہیں لیا وہ حد درجہ سنجیدہ تھے۔ تم ہمیشہ میرے دروازے کے باہر کچھ وقت رکتے ہو اور میں دروازہ پر آئے انسان کی ضرورت جانتا ہوں آنکھوں پر چشمہ پہنے وہ شخص اور کوئی نہیں وکیل تھا۔ قاسم احمد میز کے سامنے پڑی اس کی کرسی کو دھکیل کر بیٹھے،

"کہو اب کیا ہے اب کس کو پتا چلا ہے کہ تم نے اپنے باپ کی وصیت بدلی ہے" قاسم احمد خاموش رہے انھیں اس آدمی کا اتنا بولنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

"مجھے لگتا ہے کہ مراد کو پتا چل جائے گا" قاسم احمد نے وقت ضایع کیے بغیر کہنا شروع کیا۔

"تو اس میں میرا کیا کام ہے" حسن وسیم کرسی پر پیچھے ہو کر بیٹھے۔

"وہی جو کرتے آئے ہو پیپرز میں میرے جھوٹ کو سچ کرنا"

"ویسے مجھے نہیں لگتا کہ مراد کو پتا چلے گا اگر ایسا کچھ ہونا ہوتا تو تبھی ہو جاتا، وہ کیا نام تھا اس لڑکے کا زکی ہاں اس کو بھی یہ بات نہ پاتا چلتی اگر وہ نہ سنتا اور شائد جان سے بھی نہ جاتا ویسے مجھے اس پر ترس آتا ہے" قاسم احمد کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس آدمی کے مو پر ہاتھ رکھ دے۔ایک ساتھ سال کا لڑکا جو یہ بات جان جاتا ہے کہ اس کے تایا نے اس کے دادا کی وصیت بدلی ہے اور وہ بچا چند گھنٹوں بعد دو منزلوں سے گرتا ہے کچھ ماہ ہسپتال میں گزراتا ہے مثبت تبدیلی آتے آتے وہ اپنی جان سے ہاتھ گوا دیتا ہے اور یوں ہوتی ہے ایک حادثاتی موت،اس سے آگے وہ کچھ کہتا قاسم احمد نے اس کا گربان پکڑا، میری بات سنو اپنا منہ نہیں ہاتھ چلاؤ جو کہا گیا ہے وہ کرو" حسن وسیم نے ہاتھ اٹھا لیے۔ قاسم احمد نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا۔ میرے ایک سوال کا جواب دو گئے پھر جواب کا انتظار کیے بغیر سوال کیا،

تم نے وسعت بدل کر مراد کا حصّہ سب سے زیادہ کیور کھا؟ قاسم احمد نے اس کے اس طرحا سوال پوچھنے پر اسے قہرالوداع نظروں سے دیکھا۔ حسن وسیم نے لاپرواہی سے شانے

اچکائے قاسم احمد مرے وہ کمرے سے باہر چلے گئے۔اندر کمرے میں حسن وسیم کے لبوں پر فاتحانہ مسکوراہٹ تھی۔

"تم جتنا بھی انکار کرو قاسم اسے تم نے مارا ہے،میں جانتا ہوں اور تم بھی جانتے ہو سچ سے انکار کرنا سچ بدل نہیں دیتا تم نے مراد احمد کے بیٹے کو قتل کیا ہے"

****

نازق کچھ سوچ رہی تھی جب دروازا کھولنے کی آواز آئی نازق نے ایک نظر آٹھ کر دیکھا،

"مالک احمد"

وہ سخت بدمزاج ہوئی تھی۔ویسے تھا تو وہ زیان کا ہی بھائی دروازے پر دستک کی ضرورت دونوں ہی نہیں محسوس کرتے تھے۔

"بدتمیز نہ ہو تو"

Clubb of Quality Content!

مالک احمد، نازق نے اس کا نام انتہائی طنزیہ لہجہ میں پُکارا جس کا جواب مالک نے سر کے خم سے دیا تھا۔"نازق احمد"

"نازق مراد احمد"اس نے تہسی کرنا ضروری سمجھا تھا۔

"ایک ہی بات ہے"مالک نے لاپرواہی سے شانے اچکاتے ہوئے کہا۔

"نہیں ایک ہی بات نہیں ہے"

"ٹھیک ہے، نازق احمد"وہ اسے چڑھانے والے انداز میں بولا۔

"مجھے لگتا تھا کہ جانوروں کو بات بار بار سمجھانے کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن یہاں انسانوں کا بھی یہی حال ہے۔وہ جانتی تھی وہ کیا بات کس کہ سامنے کر رہی تھی اور اس بات کا اس پر کیا اثر ہوگا۔مالک کا دل چاہا تھا کہ نازق کی گردن توڑ دے۔

"خیر آپ نے یہاں بغیر اجازت آہ کر اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ آپ میں کوئی تمیز باقی نہیں رہی"اس سے پہلے نازق کی بات مکمل ہوتی مالک نے اپنا ہاتھ ضرور سے میز پر مارا،

"تم اپنے آپ کو سمجھتی کیا ہو ہاں ہو کیا تم"

نازق کرسی پر ذرا پیچھے کو ہو کر بیٹھی،

"میں ہوں نازق مراد احمد اس کمپنی کی سی ئی ئو اور خود کو یہی سمجھتی ہوں" اس کا پُر سکون لہجہ مالک کا دل چاہا اسے بالوں سے پکڑ کر دیوار میں دے مارے، اور نازق یہی چاہتی تھی مالک فوج میں رہ کر آیا تھا۔ وہ ایک فوجی تھا اور وہ خود کو نازق سے بہتر سمجھتا تھا صرف اس بنا پر کہ وہ مرد تھا۔ اس نے یہ بات کبھی کسی سے نہیں کہی تھی مگر اس کا ہر انداز یہی کہتا تھا۔ وہ فوج کو چھوڑ کر آیا تھا تاکہ اپنے باپ کے حصے کی فیکٹریوں کو دیکھ سکے مگر یہ عورت، اسے زہر لگتی تھی نازق کے پوکارنے پر اس کی سوچ کا تسلسل ٹوٹا،

مالک کیا کام ہے؟

"بابا نے مجھ سے کہا تھا کہ میں تم سے شادی کا پوچھوں"

نازق جو فائل ڈھنڈ رہی تھی لمحے کو رکی، رخ مالک کی طرف کیا،

کس کی شادی؟

"تمہاری اور میری شادی نازق" اب کی بار مالک کا لہجہ پر سکون تھا۔

اگر میں غلط نہیں جو کہ میں اور تم دونوں جانتے ہیں کہ میں غلط نہیں تو تمہاری ایک دوست ہے جو تمہارے ساتھ تھی اس دن میرے سیمنار پر۔

مالک کہ چہرے کا رنگ اڑا، بہت خاص دوست ہے؟

جہاں تک مجھے یاد ہے تم تو لڑکا لڑکی کی دوستی کہ خلاف ہو، مجھے یاد ہے کہ تم اکثر زیان کو کہا کرتے تھے کہ لڑکا اور لڑکی دوست نہیں ہوتے اور یہ کہ وہ مجھے دوست نہ سمجھے مگر دیکھو تمہاری وہ دوست کیا نام تھا اس کا فاطمہ اور تم اس بات کو جھٹلا نہیں سکتے۔ کیو کہ اس بات کو خاصہ وقت گزر چکا ہے۔

تو کیا ہوا نازق، وہ اس کی بات کاٹ گیا تھا، اسلام میں تو چار شادیوں کی اجازت ہے میں دو کر لوں گا وہ کرسی کی پوشت سے ٹیک لگائے چہرے پر مسکوراہٹ لیے کہہ رہا تھا وہ بہت وجی تھا اور کچھ اس کا رک رکوایسا تھا کہ اگر کوئی اسے یوں بیٹھا دیکھتا تو اس پر سے نظر نہ ہٹا پاتا مگر نازق کو یہ شخص دنیا کا سب سے بدصورت انسان لگ رہا تھا۔اس کا سفید چہرا سرخ ہوا،

تم مالک احمد تم خود کو سمجھتے کیا ہو ہاں یا مجھے یہ کہنا چاہیے کہ تم نے مجھے سمجھ کیا لیا ہے تم جیسے لوگ ہوتے ہیں مالک جو ویسے دین کو جانتے ہو یا نہ جانتے ہوں چار شادیوں کے وقت ان کو

اسلام یاد آہ جاتا ہے باقی سب فراموش کر دیا ہے، اس کی خیر ہے۔وہ بولتے بولتے یہ بھول چکی تھی کہ وہ کہاں ہے۔مالک نے اسے پہلے اس طرحا بات کرتے نہیں دیکھا تھا وہ سکتے میں تھا ششدر ا اپنی جگہ پر سانس لیتا مجسمہ۔

میرا دل چاہتا ہے مالک کہ میں تمہیں اور تمہاری جیسی سوچ کہ لوگوں کو اس زمین میں دفن کر دوں دروازے پر ہونے والی دستک مالک کو حال میں لائی نازق نے رخ دروازے کی طرف کیا،

ازکان احمد ایک کہر آلود نگاہ مالک پر ڈالتی وہ ازکان کہ ساتھ میٹنگ کے لیے چلی گئی، مالک اٹھا اور باہر چلا گیا اسے وقت چاہیے تھا چیزوں کو پروسس کرنے میں۔ازکان اور نازق آگے پیچھے چل رہے تھے آنکھوں پر چسمہ پہنے دونوں عمارت سے باہر نکل رہے تھے۔نازق نے سیاہ رنگ کی پینٹ پر بورھے رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی، گنگریالے بالوں کی پونی بنائے، کانوں میں سنہری بالیاں پہنے وہ بے حد حسین لگ رہی تھی ازکان گہرے نیلے رنگ کے سوٹ میں نازق کے دائے جانب تھا یہ تیاری سالوں کی محنت کو وصول کرنے کی تھی۔اس وقت نازق اور ازکان مخلالف نہیں تھے پارکنگ ایریا میں اپنی گاڑیوں تک جاتے ان کے راستے الگ

ہوئے تھے۔ازکان کے چہرے سے خوشی ظاہر ہو رہی تھی البتہ نازق کا چہرا بے تاثر تھا۔وہ مالک سے ہونے والی بحث کا سوچ رہی تھی وہ مالک کو ازکان جیسا سمجھتی تھی مگر مالک ازکان جیسا نہیں تھا اس نے دماغ سے خیالوں کو جھٹلا اور گاڑی میں بیٹھ گئی اس وقت سب سے زیادہ ضروری یہ آخری میٹنگ تھی۔ پچھلے تین ماہ کا خلاصہ آج ہونا تھا،پروجیکٹ کی کنفرمیشن میٹنگ جس کو ازکان لیڈ کر رہا تھا اور ہیڈ نازق تھی یہ پروجیکٹ مراد احمد اور قاسم احمد کے ریٹائر ہونے کے بعد ان دونوں کا پہلا اور سال کا سب سے بڑا پروجیکٹ تھا۔

ایک گھنٹے کے بعد ایک لمبی میز کے عتراف لگی کرسیوں پر موجود بہت سی کاروباری شخصیت بیٹھی ازکان کو سن رہی تھیں اس کا کام بہت مکمل تھا کوئی چاہ کر بھی اس میں کوئی غلطی نکل نہیں سکتا تھا اختلاف ایک طرف ازکان جیسا کام کوئی نہیں کر سکتا تھا۔مالک کو بھی وہاں آنا پڑا تھا یہ سب باتیں اس کی سمجھ سے باہر تھیں وہ فوج میں سے تھا وہ فوج کی زبان جانتا تھا مالک کے یہاں ہونے کی واحد وجہ اس کے باپ کا اس کے دادا کا بیٹا ہونا تھا۔ قاسم احمد اور مراد احمد نے ڈوبتے بزنس کو بچایا تھا مگر دائود احمد اپنے حصہ کی فیکٹریوں کو بھی نقصان کی آخری سیڑھی پر لے آئے تھے احمد صاحب نے بہت سی زمینیں لیں تھیں جن کے کاغذات نہ تھے

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

بعد میں ان زمینوں پر کیس ہوا، مگر احمد صاحب نے ان زمینوں سے لاتعلقی ظاہر کی اگرچہ وہ زمینیں ان کی تھیں مگر وہ ایک لمبا عرصہ ان کو آؤن نہ کر سکے جس کی وجہ سے ان کے لیے گئے قرض میں اضافہ ہونے لگا فیکٹریوں سے بامشکال 2 فیصد فائد ہوتا اس کے سوا اسمہ احمد اور دائود احمد کی بزنس میں دلچسپی نہ لینا ان کی موت کا سبب بنی اس کے بعد حالات کو مدِ نظر رکھتے نازق اور ازکان نے بزنس میں اپنے والد کے ساتھ مل کر کام کیا۔ازکان بیس سال کا تھا جبکہ نازق چودا سال کی البتہ دونوں نے ہی اپنی پڑھائی جاری رکھی یہی وجہ تھی کہ ازکان خوش تھا۔ازکان کی دی ہوئی پریزنٹیشن پر بجتی تالیاں نازق کو حال میں لائیں،ایک لمحہ لگا تھا اسے خود کو حال کی گاڑی سے جورنے کے لیے ازکان کی دی ہوئی پریزنٹیشن وہاں پر موجود ہر شخص کو پسند آئی تھی۔ ویسے تو ہم یہ ڈیل پہلے ہی کر چوکے تھے لیکن پیپر ورک ضروری تھا اسی لیے ہم نے آپ سے ملنے کی گزارش کی تھی۔ نازق نے ازکان کو دیکھا جس نے شانے اچکائے، نہیں بہتر ہی ہوا کہ یہ ملاقات ہوگئی اب آپ کو کوئی شک وشبہ نہیں ہوگا اس کا لجہ طنزیہ تھا ڈیلز چند لمحہ کے لیے خاموش ہوگئے ماحول کا اثر ظائل کرنے کے لیے۔ازکان نے بات کا دوبارا آغاز کیا،

تو کیا آپ سب اس پلن سے متافق ہیں کچھ دیر کے بعد وہ تینوں ڈیل فائنل کر چکے تھے۔

نازق اور ازکان راہداری میں اگے پیچھے چل رہے تھے عقب سے آتی آواز پر وہ رکی ازکان بھی روکا، وہ مڑی چہرے کے تاثرات سخت ہوئے اس سے پہلے کہ وہ نازق تک آتا نازق مڑی اور لمبے قدم اٹھتی وہاں سے چلی گئی وہ دونوں اسے جاتا دیکھتے رہے۔ نازق کے منظر سے غایب ہونے کے بعد ازکان مڑا،

"تمہارے اور نازق کے درمیان کیا چل رہا ہے" ازکان کا لجہ مشکوک تھا۔

"ہماری شادی ہونے والی ہے" ازکان چند لمحہ اسے دیکھتا رہا پھر ہنس دیا۔

"اگر مجھ سے یہ کہا جاتا کہ پڑیاں ہوتی ہیں اور رات کو دانت کو تکیے کے نیچے سے لے جاتیں ہیں تو میں مان لیتا مگر نازق اور تمہاری شادی" وہ دوبارا ہنسا مالک کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ ازکان کے کہنے کا کیا مطلب تھا۔ "تمہارے ہنسنے کی کوئی وجہ ہے یا تمہیں بماری ہے" ازکان بامشکال اپنی ہنسی پر قابو کرتا سیدھا ہوا،

"مالک احمد کیا تم اب تک نازق کو نہیں جان سکے" مالک نے سامو الیہ آبرو اٹھائی،

"میری مانو مالک تو نازق کو ترقی کا زینہ سمجھنا چھوڑ دو اپنے بابا کی طرح اشو ٹکٹ سے کسی انسان کی محنت پر اپنے نام کا ٹگ لگانے سے بہتر ہے کہ تم کام پر توجہ کرو اس سے شاید یہ ہو سکتا ہے کہ تم کامیابی حاصل کر لو" اس سے پہلے وہ اور کچھ کہتا مالک نے ازکان کا گریبان پکڑا اور اسے دیوار سے لگایا،

"تمہیں کیا لگتا ہے ازکان تم کیا ہو تم بھی میرے ہی جیسے ہو" مالک کے جبڑے کی رگیں تنی ہوئی تھیں ازکان مسکورایا مالک کے ہاتھ اپنے گریبان سے الگ کیے نہیں "ہم میں ایک فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ میں اپنے باپ کی طرح ہوں اور تم اپنے باپ کی طرح میرے بابا نے مراد چاچو کے ساتھ مل کر کام کیا مگر تمہارے بابا نے مراد چاچو کے کیے ہوئے کام کو سیڑھی سمجھا بلکل اسی طرح جس طرح تم نازق کو سمجھ رہے ہو اور میں نے کبھی کس کو بھے خاص طور پر نازق کو کامیابی کا زینہ سمجھا" وہ کولر جھارتا وہاں سے چلا گیا۔

مالک اسے جاتا دیکھتا رہا یہ پہلی بار نہ تھا مالک اور ازکان کی اکثر باتوں کا اختتام یوں ہی ہوتا تھا۔ مالک کی آنکھوں میں غصہ اور بے بسی تھی۔

****

فائلوں کا ایک پلندہ اس کے سامنے پڑا تھا پچھلے ایک گھنٹے سے وہ ایک ہی فائل کھل کر بیٹھی ہوئی تھی جانے کیو اس کا کام میں دیھان نہیں لگ رہا تھا۔ الفاظ اس کے منہ سے نکل رہے تھے مگر اس کی سماعت میں نہیں آئے، فرید نے اوفس کا درواز اکٹکٹایا،

آجاؤ، وہ بے زار لگ رہی تھی۔ فریدالدین نے دروازے سے منہ نکالا،

"میڈم وہ دوبارا آئے ہیں "نور کے ماتھے پر بل پڑے،

کون؟ اسے تجاسسوس ہوا،

"وہی جو آپ کو مس ایڈ نبرگ کہتے ہیں "نور کے چہرے پر ناگواری ابھری،

"فریدالدین اگر وہ شخص آج اندر آیا تو تم کل سے یہاں مت آنا "اب کی بار ناگواری فرید الدین کے چہرے پر ابھری۔ "ٹھیک ہے "دروازا ضور سے مڑتا وہاں سے چلا گیا چند سانیے نور منہ کھولے دروازے کو دیکھتی رہی جہاں سے ابھی فرید گیا تھا حد ہے، آج کل تو یہ جناب بھی نہیں مان، وہ اسے آنے سے منا تو کر چکی تھی مگر دل اس کے نا آنے سے خالی سا ہو گیا تھا۔ وہ فائل پر سر رکھے سامنے نصب کھرکی کو دیکھنے لگی دھوپ اس کی سبز آنکھوں پر پڑ رہی تھی

اس کی انکھیں سبز کانچ کا سا تاثر دیتی تھیں، دھوپ کی حدت سے اس نے آنکھیں جھپکیں اسے سامنے کرڑھکی پر ادریس کا عکس نظر آیا اسے لگا وہ شاید نیند میں تھی ایک جھٹکے سے اس نے سر اٹھایا اور انکھیں مسلیں ادریس کھڑکی سے چھلانگ لگا کر اندر آیا تھا۔وہ حیرت زدہ چہرے لیے اس کو دیکھے گئی، وہ اس کے قریب آیا، جھوکا اس کی آنکھوں میں دیکھتا مسکوریا اور دایا ہاتھ اٹھا کر اس کی انکھوں کے سامنے لا کر چٹکی بجائی۔وہ چونکی ادریس سیدھا ہوا،

"مس ایڈنبرگ آپ دن میں کھولی آنکھوں سے بھی سوتی ہیں" اس نے طنز کیا تھا۔

"میں اور بہت کچھ کر سکتی ہوں تم مجھے جانتے ہی ہو" وہ بھی طنز سے بولی تھی ادریس مسکورایا،

Clubb of Quality Content!

"میں تمہیں تم سے زیادہ جانتا ہوں نور علی خان"

"نور خان"

نور نے چہرا آٹھا کر قدر بلند آواز سے کہا،

"میرا نام نور خان ہے"

"تم سچ سے بگنا کیو چاہتی ہو جانتی ہو کیو کہ تمہیں لگتا ہے کہ یہ سب تمہارے ساتھ تمہارے بابا کی وجہ سے ہو رہا ہے تمہیں یہ لگتا ہے کہ انھیں معاف کرنا اس سب کا حل ہے یا ان کو معاف کرنا کافی ہے نہیں نور تمہارے ساتھ یہ سب اس لیے ہوا کیو کہ یہ تمہاری قسمت تھی تم یہ کیو نہیں سوچتی کہ اس میں تمہارے لیے کیا سبق تھا"

"کیا سبق ہو سکتا ہے ادریس اس میں، ماں باپ کے ہوتے ہوئے یتیموں کی طرح زندگی گزرنے میں کیا سبق ہو سکتا ہے ہاں! جب میں حق پر تھی مجھے غلط کہا گیا اس میں کیا سبق تھا، میرے سچ پر کسی نے عقین نہیں کیا اس میں کیا سبق تھا، مجھے انھوں نے خود سے دور کر دیا اس میں کیا سبق تھا پتا و اس میں کیا سبق ہو سکتا ہے ہاں! اس میں کوئی سبق ہو سکتا ہے"

ادریس خاموش ہو گیا، نور کا سانس پھول گیا تھا ادریس نے میز پر رکھی پانی کی بوتل اٹھائی اور ڈکھن کھول کا نور کو دی، نور نے ایک نظر ادریس کو دیکھا پھر ادریس کے ہاتھ سے بوتل لی اور گھنٹ گھنٹ کرتی سارا پانی پی گئی۔ خاموشی کا ایک لمبا وقفہ ان کے درمیان آیا۔

"جب تم پر چوری کا الزام لگایا گیا تھا تمہیں آزمایا گیا تھا جب تمہاری بات پر کسی نے یقین نہیں کیا تب تمہیں مختلف طا حا سے آزمایا گیا"

وہ بہت آہستہ بول رہا تھا۔

تمہیں پتا ہے اللہ کس کو آزماتا ہے؟

نور کی آنکھ میں کچھ چمکا تھا پھر تم بھاگ کر پاکستان آئی تم نے یہاں آہ کر نوکری کی اور اپنی فیس کا خرچہ اٹھایا، تم جانتی ہو تمہیں ہمیشہ سے لگتا تھا کہ اللہ تم سے راضی نہیں ہے، مگر اللہ انھیں ہی آزماتا ہے جنہیں وہ پسند کرتا ہے اگر یہ سب کچھ نہ ہوتا تو تم ایک مظبوط عورت کیسے بنتی تم حمت نہ کرتی اور آج جس مکام پر تم ہو وہاں نہ ہوتی۔ تم ملے پر راضی ہوتی اور ایک عام عورت کی طرحا زندگی گزارتی مگر نہیں تم عام عورت نہیں ہو سکتی تم نور ہو تم لاکھوں لوگوں کی آواز ہو تم شہر کی کی بہترین لائیر ہو تم امیر ہو اور یادر کہنا یہ دنیا غریب عورت کے لیے بہت مشکال ہے۔ نور دم سادھے اسے سنتی رہی بس وہ بولتا رہے اس کا بولنا کتنا اچھا لگتا تھا نا، اس کا سمجھنا، اس کا خیال رکھنا، سب اس کی مسکوراہٹ کی طرحا کتنا اچھا تھا۔

"نور تم نے زندگی میں بہت کچھ سہا ہے لیکن اس دائمی زندگی میں حقیقی زندگی میں تمہارے لئے بہت کچھ ہے" نور کی آنکھوں سے ایک آنسو نکل کر گال پر لڑک پڑا ادریس بات کرتے کرتے رکا،

"میرا مقصد تمہیں تکلیف دینا نہیں تھا تم رونا بند کرو مجھے گلٹ ہو رہا ہے مجھے یہ سب باتیں نہیں کرنی چاہیے تھیں اچھا میں نے مان لیا کہ میری غلطی ہے "نور بے اختیار مسکورادی،

"شکر تم نے تسلیم تو کیا کہ تمہاری غلطی ہے"

"ہاں میں نے تسلیم کیا کہ میں تمہیں غلط سمجھا تھا مجھے لگا تھا تم ایک اچھی لڑکی ہو "نور کے ابرو تنے،

"تو کیا نہیں ہوں "ادریس نے سر نفی میں ہلایا،

"نہیں"

"اچھا تو پھر یہ بھی بتا دو میں کون ہوں"

"تم انتہائی لڑاکا عورت ہو"

"ادریس چلے جاو یہاں سے"

"اور اگر نہ جاو تو "وہ اس کے رد عمل کا انتظار کر رہا تھا۔

"تو میں تمہیں یہاں سے خود نکالو گئی "ادریس ہنسنے لگا،

Clubb of Quality Content

"میں جانتا ہوں تم یہ کر سکتی ہو اس لیے میں خود چلا جاتا ہوں" وہ دروازے تک گیا اور دروازے کھولا باہر نکالتے ہوئے اس نے نور کو آواز دی،

"مس ایڈنبرگ میرے ساتھ ڈیز کا کیا پلن ہے" نور نے سوچنے کہ سے انداز میں چہرا مڑا،

"سوچتی ہوں" وہ مسکورا کر چلا گیا، وہ مسکورا کر اسے جاتا دیکھتی رہی۔

****

ہر معمول کے دن کی طرح احمد انڈسٹرز کے اوفس میں ہلچل تھی، نازق اپنے اوفس سے جانے لگی جب اسے دروازے پر دستک دیتا زیاد نظر آیا اس نے سر کے خفیف اشارے سے اندار آنے کی اجازت دی۔ زیاد قدم قدم چلتا اندر آیا اس کے لحجہ میں پریشانی تھی اور نازق اس پریشانی سے واقف تھی۔

مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے نازق کیا کچھ وقت ہے تمہارے پاس، بیگ میں چیزیں ڈالتا اس کا ہاتھ روکا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیا کوئی ضروری بات ہے، زیاد کا دل چاہا کہ وہ اپنا سر دیوار میں مارے، کیا اس نے یہ نہیں کہا تھا کہ اسے ضروری بات کرنی ہے وہ ضبط کے آخری مرحلے پر تھا۔ہاں ضروری بات ہے وہ بیگ کی زپ بند کرتی سیدھی ہوئی،

میرے پاس ابھی وقت نہیں ہے بعد میں آنا وہ جانے کے لیے مڑی، نازق میں از کی اور اپنی بات کرنا چاہتا ہوں اور میں یہ بات جانتا ہوں کہ میری کسی بات کہ لیے تمہارے پاس وقت ہو یا نہ ہو از کی کے لیے ہو گا۔

نازق اپنی جگہ روکی مگر مڑئی نہیں کچھ دیر کے بعد وہ دونوں گول میز کے گرد آمنے سامنے بیٹھے تھے۔انکھوں پر چشمہ پہنے وہ کرسی کی پوشت سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی نازق انتظار کر رہی تھی کہ زیاد بات شروع کرے۔نازق میں از کی کو پسند کرتا ہوں اور اسے شادی کرنا چاہتا ہوں زیاد نے بغیر کسی تمہید کہ فورن کہہ دیا۔چند لمحوں کی خاموشی ان کے درمیان در آئی نازق کرسی پر آگے کو ہو کر بیٹھی کیا تمہاری بات ختم ہوئی، زیاد نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تم نے میرا وقت ضائع کیا ہے مجھے وہ بات پتا کر جو میں جانتی تھی تم جانتی تھی زیاد نے سوالیا

انداز میں کہا تمہیں کیا لگتا ہے زیاد میں کیا اتنی آندھی ہوں کہ یہ سب نا جان سکوں۔ اگر سب جانتی ہو تو یہ بھی پتا دو کہ اب ہم کیا کرے،

محبت مجھ سے پوچھ کر نہیں کی تھی وہ جانے لگی پھر رکی اور مڑی،

زیاد!

اس کے پوکارنے پر زیاد نے اس طرف دیکھا، اسمہ احمد کو مناؤ اور رشتہ لے کر آؤ بابا ہاں کہے گئے کہہ کر وہ چلی گئی۔ نازق کی بات پر دل کہتا تھا یقین کرے مگر دماغ، دماغ کیا کہتا تھا، زیاد نے دماغ کی نا سننے کا فیصلہ کیا وہ اسمہ احمد سے بات کرے گا موقع دیکھ کر۔

Clubb of Quality Content!

****

زیاد کے ساتھ بات کرنے کے بعد نازق متفق آئی گنگریالے بال جڑے میں بندھے تھے وہ کیک جلدی بنالیتی تھی۔ کبھی کبھی تو نازق کے ارد گرد کے لوگوں کو حیرت ہوتی تھی کہ

نازق میٹھا کیسے بنا لیتی تھی۔ وہ عورت جو کرواہٹ سے بڑی تھی وہ میٹھے سے تعلق کیسے بنا سکتی تھی۔ یہ نازق کا سفید ہے وہ اپنے خیالوں میں گم تھی جب دروازے پر دستک ہوئی،

آجائیو، وہ کیک پر کریم لگا رہی تھی چوکولیٹ کیک پر سفید پھول اس نے نہیں دیکھا تھا کہ کون ہے۔

کیا کوئی کھوے رنگی کا مطلب بتائے گا؟

آواز پر اس کے ہاتھ ساکت ہوئے، وہ مری اسے حریت کا شدید جھٹکا لگا تھا، سامنے کھڑا شخص مسکورایا دو قدم چلتا اس کے بلکل سامنے آیا، نازق کو حیرت ہوئی تھی زیان اور ادریس کے علاوہ کبھی کوئی متفق نہیں آیا تھا، اور سامنے کھڑا شخص اس کا یہاں ہونا غیر متوقع تھا۔ چند لمحہ بعد وہ دونوں میز کے گرد بیٹھے تھے فتحان کے چہرے پر مسکورہٹ تھی البتہ نازق کے تاثرات کے بارے میں کچھ کہا نہیں جا سکتا تھا۔

میں نے ایک سوال کیا ہے نازق، وہ مسکورا کر کہہ رہا تھا۔

Brown،

بھورا رنگ، کھوے کا رنگ، کھوے ترک زبان میں کوفی کو کہتے ہیں کوفی کا رنگ بھورا ہوتا ہے۔یہ رنگ ہیلنگ کا رنگ ہے۔

ہیلنگ کیسے؟

نازق مسکورائی، ہیلنگ کیا تم نے کبھی تازا زخم دیکھا ہے؟

فتحان نے سر اثبات میں ہلایا،

کیا تم نے دو دن کے بعد کا زخم دیکھا ہے؟

فتحان نے اب سر اثبات میں نہیں ہلایا اسے محسوس ہو رہا تھا نازق اس سے نہیں خود سے بات کر رہی تھی۔

دو دن کے زخم کا رنگ بھورا ہوتا ہے اور کیا تم نے درخت کے تنے کا رنگ دیکھا ہے نازق نے نظریں اٹھا کر فتحان کو دیکھا، سانس کا رنگ بھی بھورا ہوتا ہے، کائنات میں موجود ہر چیز میں بھورا رنگ ہے زیادہ یا کم مقدار میں مگر ہے، بلکہ یوں کہا جائے کہ ہر چیز میں ہر رنگ ہوتا ہے، ہم کون سا رنگ لیتے ہیں اور کون سا نہیں یہ ہم پر ڈیپنڈ کرتا ہے۔

Clubb of Quality Content

فتحان ہاتھ تھوڑی تلے رکھے نازق کو دیکھ رہا تھا۔وہ چاہتا تو بیکری کو دیکھ سکتا تھا بیکری نازق کے دور نگوں کی تھی وہ صرف بھرے رنگ کی بات کر رہی تھی مگر سفید وہ کس کا رنگ ہے؟

کائنات کی ہر چیز ہیل ہونا چاہتی ہے، ہر چیز کے زخم ہیں اور وہ ان زخموں کے مدحمل ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔ بھورا رنگ ایک لمبا عرصہ ان کے ساتھ رہنے والا ہے کیوں کہ ہیلانگ ایک سلو پروسیس ہے۔یکدم ہی فتحان کو نازق کی چوٹ دیکھی اسے لگا اس کا آنے کا مقصد پورا ہوا۔ہمارے جسم پر لگی خراش جانتے ہو کیسے ٹھیک ہوتی ہے؟

نازق نے فتحان سے پوچھا جس نے سر نفی میں ہلایا ہمارے جسم میں نیچرل ہیلنگ پاور ہوتی ہے جو کسی بی دوا کے بغیر ہماری چوٹ ٹھیک کرتی ہے اوپر نظر آنے والی چوٹ ٹھیک ہو بھی جائے تب بھی اندر ہیلنگ جاری رہتی ہے۔سالوں لگتے ہیں اس ایک خراش کو مکمل ٹھیک ہونے میں،

"مگر اس سب کے درمیان ہم کوئی دوا استعمال کرئے تو ہیلنگ کا پروسیس تیز ہو جاتا ہے اور خوشگواری بھی"اس کی بات کے اختتام پر فتحان نے پوچھا،

"نازق کیا تم مجھے لاہور کی سیر کرو گئی" نازق کو لگا اس نے کچھ غلط سنا ہے، ساتھ ہی نا سمجھی سے فتحان کو دیکھا جو اب مسکورا رہا تھا۔ نازق نے کوئی جواب نہیں دیا چند لمحہ خاموشی سے اسے دیکھتی رہی پھر سر اسبات میں ہلایا فتحان کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

****

لمبی میز کر گرد کوئی نہیں بیٹھا ہوا تھا سوائے اس ایک شخص کہ مگر وہ یہاں اکیلا نہیں تھا۔ وہ کرسی کی پوشت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا آنکھیں مندھے،

تمہیں معلوم ہے تم اب تک سب سے وفادار ساتھی ہو مراد کے گھر تمہارا ہونا بہت ضروری ہے۔ تمہارے ہونے سے مجھے بہت سکون ہے۔ جو تم نے کیا وہ کوئی اور نہیں کر سکتا تھا۔ تم سالوں سے رازدار ہو راز کی حفاظت تم نے کی، مراد کے بچوں پر نظر رکھو وقت کا کچھ نہیں پتا کچھ بھی کرنا پر سکتا ہے جب سالوں پہلے وہ احمد اراز سے گیا تھا تم تب سے اس کے ساتھ ہو،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ابھی بھی رہو۔اس راز کی ایک قیمت ہے،زکی نے یہ قیمت اپنی جان دے کرادا کی تھی۔اج کل مراد کیا کررہا ہے اس پر نظر رکھو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

Clubb of Quality Content!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842